اہلِ سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
MAY 2024
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 359
Regd. # MC-1177

نماز میں مکروہِ تحریمی عمل سے کس صورت میں نماز مکروہِ تحریمی وواجبُ الاعادہ ہوگی اور کس صورت میں نہیں ہوگی؟ اس کی مکمل تحقیق اس رسالہ مبارکہ میں ملے گی۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ۔

اَلْفَضْلُ الْھُدٰی فِی مَعْنٰی: "کُلُّ صَلَاۃٍ أُدِّیَتْ مَعَ کَرَاھَۃِ التَّحْرِیْمِ تَجِبُ إِعَادَتُھَا"

ضابطہ کُلُّ صَلَاۃٍ أُدِّیَتْ..إلخ کی جامع مانع تشریح

مُؤلِّف ومُحقِّق
مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی
مُصدِّق
شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

نماز میں مکروہِ تحریمی عمل سے کس صُورت میں نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الإعادہ ہو گی اور کس صُورت میں نہیں ہو گی؟ اس کی مکمل تحقیق اس رسالہ مبارکہ میں ملے گی إن شاء الله تعالی۔

اَلْفضل الهُدٰی فی معنی: ''کلُّ صلاۃ أُدِّیَت مع کراھۃِ التحریم تَجبُ إعادتُھا''

ضابطہ: کلُّ صلاۃ أُدِّیت... إلخ کی جامع مانع تشریح

مُؤلّف و مُحقّق

مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی حفظہ اللہ

مُصدّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حفظہ اللہ

کتاب	:	الفضل الهدی فی معنی: کل صلاة أدیت مع کراهة التحریم تجب إعادتها
مولف و محقق	:	مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی حفظہ اللہ
مُصدِّق	:	شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ
سن اشاعت	:	ذیقعدہ ۱۴۴۵ ہجری / مئی ۲۰۲۴ء
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)
		نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی
		فون:021-32439799
خوشخبری	:	www.ishaateislam.net
		پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ
1	انتساب	4
2	پیش لفظ	5
3	تقدیم	8
4	استفتا	10
5	جواب	11
6	فائدہ نمبر 1: قصداً اُلٹا قرآن پڑھنے والے نمازی اور اس کی نماز کا حکم	14
7	فائدہ نمبر 2: ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنے والے نمازی اور اس کی نماز کا حکم	14
8	فائدہ نمبر 3: بغیر کسی عذر کے ترکِ جماعت کے مُرتکب اور اس کی نماز کا حکم	14
9	فائدہ نمبر 4: جس کے ہاتھ پر ٹیٹو ہوں، اس کا اور اس کی نماز کا حکم	15
10	فائدہ نمبر 5: قطع صف کے مُرتکب اور اس کی نماز کا حکم	16
11	فائدہ نمبر 6: داڑھی منڈے کی اپنی نماز کا حکم	18
12	مُصنّف کی تحقیق: کل صلاۃ....الخ یہ ضابطہ جامع ومانع ہے	18
13	افادہ نمبر 7: چوری کا کپڑا پہن کر پڑھی گئی نماز اور نمازی کا حکم	24
14	منیہ اور اس کی شروحات وحواشی پر ایک نظر	25
15	لفظِ ینبغی کا استعمال	28

16	فائدہ نمبر 8: ریشمی لباس پہن کر پڑھی گئی نماز اور نمازی کا حکم	29
17	فائدہ نمبر 9: حالتِ کفِ ثوب میں پڑھی گئی نمازی کا حکم	34
18	عباراتِ مذکورہ متعارضہ میں تطبیق	36
19	کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا ثواب ملتا ہے	36
20	فائدہ نمبر 10: بنیتِ تکبر ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکا کر پڑھی گئی نماز اور نمازی کا حکم	39
21	فائدہ نمبر 11: تصویر والا کپڑا پہن کر پڑھی گئی نماز اور نمازی کا حکم	40
22	فائدہ نمبر 12: عین تصویر کے سامنے پڑھی گئی نماز اور نمازی کا حکم	41
23	ضابطہ کثمریہ	42
24	مزید تصدیقات	44
25	ماخذ ومراجع	46

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

الانتساب

أنسب سعي الحقير إلى الشيخ أبي المتوفى نور محمد وأمي المتوفاة رحمهما الله كما ربياني صغيراً وأسكنهما فسيح جناته، وإخوتي وأخواتي وجميع أساتذتي أطال الله عمرهم.

أشكر من أعماق قلبي شيخ الحديث المفتي محمد عطاء الله النعيمي البريلوي الحنفي قدّس الله سره وعمّ برّه وتم نوره وأعظم أجره أكرم نزله وأنعم منزله ودامت بركاته العالية وأطال الله عمره على أنّه أعطاني ساعاته الثمنية، حتى لو كنتُ قابلاً لإصدار الفتوى اليوم فهذا بفضله وكرمه.

طالب الدعاء:

الرّاجي إلى لطف ربّه العميمي

مهتاب أحمد قمر النعيمي

خادم دار الإفتاء النور بكراتشي

مدرّس: جامعة المدينة فيضان عبد الله الشاه الغازي رحمه الله

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین !ہم مسلمان ہیں اور ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر نماز فرض ہے۔اس فرض کی مکمل ادائیگی میں بعض چیزیں فرض، بعض واجب، بعض سنت و مستحب ہیں جنہیں ترک کرنے والا کبھی فرض کا تارک، کبھی مکروہات تحریمی و تنزیہی کا مرتکب،تو کبھی اساءت کا ارتکاب کرنے والا ہوتا ہے لہٰذا اِن تمام کا علم ان کے درجوں کے مُطابق سیکھنے کا حکم ہے۔جیسا کہ امامِ اہلسنت امام احمد رضا حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں: فرضِ عین کا علم حاصل کرنا فرضِ عین، فرضِ کفایہ کا فرضِ کفایہ، واجب کا واجب، مستحب کا مستحب ۔ (فتاویٰ رضویہ، علم و تعلیم ، ۲۳/۶۸۷، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اور اعمال میں ہمارا اوّلین فریضہ نماز ہے۔ ضروری ہے کہ ہم اسے دُرست و خشوع و خضوع کے ساتھ کامل ادا کریں کہ نماز کی کامل ادائیگی باعث فلاح و نجات ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ(۱) الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ(۲) (المومنون:۸/ ۱،۲)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں (کنزالایمان)

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی متوفی 710ھ لکھتے ہیں: دل کا فعل یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف و عظمت پیش نظر ہو، دنیا سے بالکل غافل ہو اور دل نماز میں لگا ہوا ہو اور ظاہری اعضاء کا عمل یعنی سکون سے کھڑا رہے اور کوئی عبث و بے کار کام نہ کرے (تفسیر مدارک،۲/ ۴۵۸، مطبوعۃ: دار الکلم الطیب،

بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸م)

اور ابو الحسن مُلّا علی بن سلطان قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں: قالوا: فصلاۃُ الفرضِ وغیرُها من الواجباتِ اذا أتی بها علی وجهها الکامل یترتّبُ علَیها شَیئانِ سُقوطُ الفرضِ عنه وحُصُولُ الثّوابِ. (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الطلب والرقی، باب الکهانة، تحت الحدیث: ٤٥٩٥، مطبوعة: مکتبة الرشید، کوئتة)

یعنی، فقہاء نے فرمایا کہ فرض و دیگر نمازوں کو کامل انداز سے ادا کرنے پر دو چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔(1) مکلّف کے ذمّہ سے فرض ساقط ہونا (2) ثواب کا ملنا

اور ابو حامد علّامہ محمد بن محمد غزالی طوسی شافعی متوفی ۵۰۵ھ اور علّامہ ابو الفتح محمد بن احمد ابشیہی شافعی متوفی ۸۵۰ھ لکھتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: إنَّ الرّجلَ لَیَشِیبُ عارضَاهُ في الإسلامِ وما أکمَلَ لله تعالیٰ صلاةً ،قیل: وکیفَ ذلکَ؟ قال: لا یُتِمّ رُکوعَها وسجودَها وخشوعَها وتواضُعَه وإقبالَه علی الله فیها(إحیاء علوم الدین،الباب الثالث فی الشروط الباطنة من أعمال القلب، حکایات وأخبار فی صلاة الخاشعین، 1/ 639، مطبوعة: دار المنهاج، جدة، الطبعة الأولیٰ 1432-2011)(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الأول فی مبانی الإسلام، الفصل الثانی فی الصلاة وفضلها، 1/ 13، مطبوعة:دار مکتبة الحیاة، بیروت)

یعنی، بندہ اسلام کی حالت میں بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے مگر اُس کی نماز کامل نہیں ہوتی۔ عرض کی گئی وہ کیسے؟ فرمایا کہ نہ تو وہ نماز کے لئے رکوع و سجود کو کامل طور پر ادا کرتا ہے اور نہ ہی نماز میں خشوع، خضوع و توجّہ الی اللہ کا اہتمام کرتا ہے۔

اور نماز میں فرائض و واجبات کو ادا کرنا، نماز کو ضائع ہونے اور مکروہات سے

بچانا، یہ سب سے اعلیٰ خشوع و خضوع ہے مگر اس کے لئے علم ہونا بے حد ضروری ہے۔

الحمدللہ رب العالمین! نماز میں واجباتِ نماز کے علاوہ کون سے ایسے امورِ واجبہ ہیں جن کے کرنے سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے اور کس سے مکروہِ تحریمی نہیں ہوتی، اس کی تمام تر تفصیل قبلہ مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی صاحب کے رسالہ "الفضل الهدى فى معنى: كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادها" میں موجود ہے۔ ماشاء اللہ عزّوجلّ! قبلہ مفتی مہتاب صاحب کچھ نہ کچھ تحقیق یا نیا رسالہ دارالإفتاء النّور کے تحت جمعیّت اشاعت اہلسنت کے ذریعے جاری کرتے رہتے ہیں۔ یہ ہم سب کے استاذ ڈاکٹر شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم العالیہ اور مفتی محمد جنید مدظلّہ کی تربیت کا شاندار نمونہ ہے اور ادارے کے بانی علاّمہ محمد عرفان ضیائی مدظلّہ کی سرپرستی کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کو علمِ دین میں مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

شہزاد عطاری نعیمی

مفتی دارالإفتاء النّور

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان)، کراچی

تقدیم

از: عطائے ملّت شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم العالیہ

کارِ افتا نازک ترین اور بہت زیادہ مشکل ہے، اس کے لیے اُصول و قواعد سے آگاہی اور فقہی جزئیات پر کامل دسترس کے ساتھ ساتھ عُرف وعادت اور بِلاد وعِباد سے واقفیت بھی انتہائی ضروری ہے پھر نت نئے مسائل اور ان کی مختلف شکلیں ایسی رونما ہو جاتی ہیں کہ ذہین ترین شخص کے لیے بھی کلیات و جزئیات سے استنباطِ حکم دشوار ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فقاہت و فتویٰ نویسی کے میدان میں ہمیشہ ایسے افراد کو پیدا فرمایا جو قرآن و سنّت کی باریکیوں میں غوطہ زن ہو کر در پیش آنے ولے مسائل کا حل نکال لاتے ہیں، جن سے ہم مستفید ہوتے ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ: " **الفضل الھُدٰی فی معنیٰ: "کلُّ صلاۃ أُدِّیَت معَ کراھۃِ التحریم تجِبُ إعادتُھا"** اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ، جسے ہمارے دارالافتاء کے تربیت یافتہ اور اہم رُکن اور تدریبِ اِفتاء میں اس فقیر کے مُعاون مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی صاحب نے تالیف کیا ہے، ان کے دیگر رسائل کی طرح یہ بھی صرف عوام النّاس کے لیے نہیں بلکہ خواص علمائے کرام کے لیے بھی رہنما ہے۔

میں نے اسے لفظ بلفظ پڑھا: کیونکہ اس شعبے کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے فقیر کی ذمہ داری بھی ہے اوراسے اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد بھی پایا۔ موصوف نے بڑی عرق ریزی اور تحقیق کے ساتھ قاعدۂ مسلّمہ : کلّ صلاۃٍ...إلخ کی جامع مانع ایسی تشریح کی ہے، جس کی روشنی میں مسائلِ عدیدہ کا حل نکالا جا سکتا ہے، نیز جہاں عباراتِ فقہا میں بظاہر تعارض تھا، ان میں أقول و باللہ التوفیق کہہ کر تطبیق بھی دی ہے ما شاء اللہ۔

اس رسالہ کا مختصر ترین خلاصہ یہ ہے کہ نماز میں کس مکروہِ تحریمی عمل سے

نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ ہو گی اور کون سے مکروہِ تحریمی فعل سے نہ مکروہِ تحریمی ہو گی اور نہ واجبُ الاِعادہ ہو گی۔ مُجیب نے چھ اَمثلہ (جیسے نماز میں قصداً اُلٹا قرآن پڑھنا، بغیر کسی عذر کے ترکِ جماعت کا ارتکاب وغیرہ) ایسی دیں، جس میں عمل مکروہِ تحریمی ہے لیکن نماز مکروہِ تحریمی نہیں ہو گی، لہذا واجب الاِعادہ بھی نہیں ہو گی۔ یہ مثالیں مذکورہ قاعدے کے تحت شامل ہی نہیں، لہذا مستثنیٰ کیونکر ہوں گیں۔

اور چھ امثلہ (چوری کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا، مرد کا ریشمی لباس پہن کر نماز ادا کرنا، حالتِ کفِّ ثوب میں ادائے نماز، نماز میں بنیّتِ تکبّر ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانا، حالتِ نماز میں عین سامنے تصویر کا ہونا وغیرہ) ایسی پیش کیں، جن کے سبب نماز مکروہِ تحریمی ہو گی، لہذا واجبُ الاِعادہ بھی ہو گی کہ ضابطہ مسلمہ ہے: **"کلُّ صلاۃ أُدِیَت معَ کراھۃِ التحریم تَجِبُ إعادتُھا"**۔

آخر میں میرے بیٹے نے فقہائے کرام کی بارگاہ سے برکت حاصل کرتے ہوئے مذکورہ بارہ (12) اَمثلہ و مسائل کو سمیٹنے والا ایک ضابطہ واُصول تیار کیا، جس کا نام: "ضابطۂ قمریہ" رکھا۔

اور جب یہ رسالہ مکمل ہوا تو فقیر نے اس دارالافتاء میں لکھے جانے والے ہر فتوے کی طرح اپنے دارالافتاء سے فارغ التحصیل ہونے والے مفتیانِ کرام پر پیش کرنے کا کہا، لہذا اُن پر پیش کیا گیا، اُن کی اصلاح وتائید کے بعد خصوصاً مفتی جنید صاحب زید علمہ کی تصدیق وتائید کے بعد اس فقیر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی سعی کو اپنے حبیب پاک علیہ الصلاۃ و السلام کے صدقے قبول فرمائے۔ آمین!!!

فقط: عبدہ محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دار الحدیث والافتاء جامعۃ النّور

جمعیّت اشاعت اہلِ سنّت پاکستان (کراچی)

الفضل الهُدٰی فی معنی: "کلُّ صلاۃ أُدِّیَت معَ کراھۃِ التحریم تجبُ إعادتُھا"

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جو نماز کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے وہ مکروہِ تحریمی وواجب الاعادہ ہے جبکہ ہم بعض چیزیں دیکھتے ہیں جو مکروہِ تحریمی تو ہیں لیکن ان کا حکم اس طرح نہیں ہے جیسے ہم بعض چیزیں دیکھتے ہیں کہ نماز کے باہر بھی ناجائز ہیں لیکن نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ نہیں، مثلاً: داڑھی منڈے کی نماز، قرض میں ٹال مٹول کرنے والے کی نماز وغیرہ مطلب یہ کہ داڑھی منڈانے سے بچنا وغیرہ صرف نماز میں واجب نہیں بلکہ حالتِ نماز سے باہر بھی واجب ہے لیکن داڑھی منڈے کی نماز مکروہِ تحریمی وواجب الاعادہ نہیں ہے۔

اور ہم بعض وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو صرف نماز میں واجب نہیں ہیں بلکہ حالتِ نماز سے باہر بھی واجب ہیں لیکن ان کے ارتکاب سے نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ ہو جاتی ہے، مثلاً: "چوری کا کپڑا پہننے سے بچنا واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا باہر، ریشمی لباس پہننے سے بچنا دونوں حالتوں میں واجب ہے بصورتِ دیگر نماز مکروہِ تحریمی وواجب الاعادہ ہے۔

لہذا میں شدید اضطراب کا شکار ہوں کہ کونسی نماز مکروہِ تحریمی وواجب الاعادہ ہوگی اور کونسی نہیں؟ دلائل کے ساتھ ہر شق کا جواب درکار ہے۔ رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور وممنون ہوں۔

(سائل: مولانا و قاری یونس صاحب، واہ کینٹ، پنجاب)

باسمہ تعالیٰ وتقدّس الجواب:

الحمد لله ربّ العالمین مالك یوم الدّین الذی ھدانا إلی مستقیم الدین وكلّفَنا الصّلاة وسائر أحكام الدین ومن یُرِد به خیراً یفقّهه فی الدّین والصّلاة والسّلام علی سیّد الأنبیاء والمرسلین الذی جری رسمَ الصّلاة إلی یوم الدّین وقال: الصّلاة عماد الدین وجعل الاجتهادَ حجةً من حُجج الدّین وعلی آله وأصحابه أجمعین الذین قاموا بنصرة قویم الدّین وعلماء أمّته وفقهاء ملّته من الأوّلین والآخرین. أمّا بعد.

ضابطہ و اُصول یہ ہے کہ اگر کوئی چیز فی نفسہ واجب ہے لیکن واجباتِ نماز سے نہیں ہے اور نمازی اس واجب کو ترک کرنے میں ملوّث ہے یعنی اس کے ساتھ یہ ترکِ واجب و فسق چمٹا ہوا ہے، مثلاً: ”قصداً اُلٹا قرآن پڑھنا، قرض کی ادائی میں ٹال مٹول کرنا، بغیر کسی عذرِ شرعی کے ترکِ جماعت کا ارتکاب کرنا وغیرہ“ تو اس واجب کو ترک کرنے والے کی نماز مکروہِ تحریمی ہو گی نہ واجب الاعادہ بلکہ اس کی نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔

چناں چہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

یُعْلَمُ مِن قولِه: "وإن صلّی ثلاثاً منها أتمّ ثمّ اقتدی متنفّلاً" أن مَن صلّی منفرداً لایؤمَر بالإعادة جماعة مع أنهم قالوا: كلّ صلاةٍ أدّیت مع كراهةِ التحریم تجب إعادتُها.[1]

یعنی، ماتن علیہ الرّحمہ کے قول: ”**اور اگر کسی نمازی نے چار رکعتی فرض نماز کی تین رکعتیں پڑھ لیں تو چار پوری کرلے پھر نفل کی نیّت سے امام کی اقتداء کرے**“ سے معلوم ہوا کہ جس نے اکیلے نماز پڑھی اس کو جماعت کے ساتھ اعادے کا حکم نہیں ہو گا حالانکہ فقہائے کرام علیہم الرّحمہ نے فرمایا: ”ہر وہ نماز

1... ردالمحتار، كتاب الصّلاة، باب إدراك الفریضة، 2/614، تحت قوله: كلّ صلاة...إلخ،

جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی، اس کا اعادہ واجب ہے۔"

مذکورہ عبارت کے تحت فقیہِ اعظم امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان حنفی، متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

أقول: نعم! قالوا ذلك، وإنما أرادوا أن تكون الصلاةُ مكروهةً تحريماً للإخلال بشئ من واجباتها، لا أن يكون المصلّى متلبّساً بكراهةٍ لتركِه شيئاً يجب عليه، لا للصّلاة.[1]

یعنی، جی ہاں! فقہائے کرام علیہم الرّحمہ نے فرمایا ہے: "ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی، اس کا اعادہ واجب ہے۔" اور انہوں نے اس سے یہی مراد لیا ہے کہ نماز کے کسی واجب میں خلل ڈالنے کی وجہ سے نماز مکروہِ تحریمی ہے، اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نمازی نماز کے کسی واجب کے علاوہ فی نفسہ اپنے اوپر کسی واجب کو ترک کرنے کی وجہ سے کراہت میں ملوّث ہو (تب بھی اس کی نماز مکروہِ تحریمی ہو گی بلکہ ایسی صورت میں نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ نہیں ہو گی)

اور آپ علیہ الرّحمہ "جدّ الممتار" میں ایک اور مقام پر مذکورہ قاعدے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والصحيح أن يقال: إن الشئَ قد يكون واجباً فى نفسِه وقد يكون واجباً لغيرِه، ولا تلازُمَ بينَهما كالتقوى واجبةٌ فى نفسِها لا للامامة، وكالطهارة واجبةٌ للصلاة لا فى نفسِها، و الإعادة إنّما تجب لخلل تطرق إلى نفسِ الفعل، و إنما يكون ذلك للإخلال بشئ من واجباتِه، أما ما وجب فى نفسه و لم يكن من الواجب لذلك الفعلِ و إن كان من آدابِه و مستحباتِه، فهذا لايوجِب الإعادةَ

1۔ جدّ الممتار علی ردّ المحتار، کتاب الصّلاۃ، باب ادراک الفریضۃ، تحت قولہ: منفرداً، 3/ 512

قطعاً و الجماعةُ هکذا تجبُ و لاتجب للصلاۃ۔ ... کیف تُکرَہ مع اشتمالِھا علی واجباتِھا و سُنَنِھا جمیعاً! نعم! المصلّی ملتبسٌ بترك واجب أو سنۃٍ، وذمته مشغولة به، وھذا لایوجب کراھةَ الصلاۃ کمن صلی و علیه دینٌ حلّ و ھو مماطلٌ لا یؤمر بإعادتھا قطعاً، کذا ھذا، و أجلی نظیرِہ مَن قرَء القرآنَ مَعکوساً۔[1]

یعنی،اور یہ کہنا صحیح ہے کہ چیز کبھی بذاتِ خود واجب ہوتی ہے اور کبھی کسی دوسری چیز کے لئے واجب ہوتی ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی تلازم نہیں ہے جیسا کہ تقویٰ بذاتِ خود واجب ہے لیکن امامت کے لئے واجب نہیں ہے اور جیسے طہارت نماز کے لئے واجب ہے لیکن بذاتِ خود واجب نہیں ہے اور نماز کا اعادہ صرف نفسِ فعل تک پہنچنے والے خلل کے پیدا ہونے کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور یہ نماز کے کسی واجب میں خلل پیدا کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے، بہر حال جو بذاتِ خود واجب ہے اور وہ اس فعل کے لیے واجب نہیں ہے اگرچہ وہ اس کے آداب اور مستحبات میں سے ہے تو یہ چیز یقیناً اعادہ کو واجب نہیں کرتی اور اسی طرح جماعت بھی واجب ہے لیکن نماز کے لئے واجب نہیں ہے۔۔ ۔ .(آپ علیہ الرحمہ ایک اور مقام پر علامہ شامی کی مذکورہ عبارت کی طرح ہی ایک عبارت کے تحت لکھتے ہیں:) نماز کیسے مکروہ ہوسکتی ہے حالانکہ نماز اپنے تمام واجبات و سُنَن کے ساتھ ادا ہوئی، ہاں!ہاں ضرور جو نمازی واجب یا سنت کو ترک کرنے میں ملوّث ہے(واجب و سنت کا ترک اس کے ساتھ لگا ہوا ہے، جیسے داڑھی منڈا نمازی)اور اس کا ذمہ اس کے ساتھ مشغول ہے، یہ بات نماز کی کراہت کو واجب نہیں کرتی، مثلاً: کسی نے نماز ادا کی اور اس پر واجب الادا قرض

1۔۔ جدّ الممتار علی ردّ المحتار، کتاب الصّلاۃ، باب ادراك الفریضة، تحت قوله: منفرداً، 3/ 146-47

ہے اور وہ ادائے قرض میں ٹال رہا ہو تو ہر گز اسے نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا جائے گا، ایسے ہی یہ ہے (بغیر کسی عذرِ شرعی کے جماعت کو ترک کر کے تنہا نماز ادا کرنے والے کو واجب الاعادہ کا حکم نہیں دیا جائے گا۔) اور اس کی سب سے واضح ترین نظیر یہ ہے کہ جس نے قرآنِ پاک کو ترتیب کے خلاف پڑھا (اس کی نماز واجب الاعادہ نہیں ہے۔)

فائدہ 1:۔ جان بوجھ کر اُلٹا قرآن پڑھنا اگرچہ مکروہِ تحریمی ہے، پڑھنے والا گنہگار بھی ہو گا لیکن اس کی نماز واجب الاعادہ نہیں کہ بالترتیب تلاوتِ قرآن واجباتِ نماز سے نہیں ہے۔

فائدہ 2:۔ قرض کی ادائی میں ٹال مٹول کرنے والا گنہگار ضرور ہے لیکن اس کی نماز واجبُ الاِعادہ نہیں ہے کہ ادائے قرض واجباتِ نماز سے نہیں ہے۔

فائدہ 3:۔ بغیر کسی عذرِ شرعی کے ترکِ جماعت کا مرتکب گنہگار ضرور ہے لیکن اس کی نماز واجبُ الاِعادہ نہیں ہے کہ جماعت واجباتِ نماز سے نہیں ہے۔

مندرجہ بالا گفتگو سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس اُصول: "ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی، اس کا اِعادہ واجب ہے۔" کو لے کر یہ حکم با آسانی بیان کیا جاسکتا ہے کہ کس صورت میں نماز کے مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ کا حکم ہو گا اور کون سی صورت میں نہیں ہو گا۔

أقول و باللہ التوفیق: امام اہلِ سنّت علیہ الرّحمہ کے عطا کردہ اُصول سے بے شمار احکام کا استنباط کیا جاسکتا ہے جیسا کہ ایک فقیہ پر مخفی نہیں ہے اور حق بات یہ ہے کہ آپ علیہ الرّحمہ اس اصول کو ضبطِ تحریر میں لانے میں سابق و اوّل ہیں ،البتہ اسی اُصول کے پیشِ نظر سابقہ فقہائے کرام رحمہم اللہ السّلام نے فتاوی دیئے ہیں جیسا کہ اُوپر چند جزئیات ذِکر کیے گئے ہیں، اسی طرح جس نے ہاتھ پر ٹیٹو

بنوایا ہوا ہے، عمدۃ المحققین علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی علیہ الرّحمہ اس شخص کی نماز کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وفي الفتاوى الخيريةِ من كتابِ الصّلاة سُئل فى رجلٍ على يدِه وشمٌ هل تَصحّ صلاتُه وإمامتُه معَه أم لا؟ أجابَ نعم! تَصحّ صلاتُه -(1)

یعنی، "فتاوی خیریہ" کے "کتاب الصّلاۃ" میں ہے: آپ سے سوال ہوا: "جس نے اپنے ہاتھ میں نام گندوا لیا تھا۔ کیا اس حالت میں اس کی نماز اور امامت درست ہے؟" تو جواب دیا: "**جی ہاں! اس کی نماز صحیح و درست ہے۔**"

فائدہ 4:۔ ٹیٹو بنوانا ازروئے حدیث حرام ہے تو اس کی وجہ وہی ہے کہ اس سے بچنا فی نفسہٖ واجب ہے اور نمازی اس کے ترک میں ملوّث ہے، لہٰذا وہ گنہگار ہوگا اور اسے توبہ و استغفار کا حکم ہوگا لیکن اس کی نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ نہیں ہوگی کہ اس سے بچنا واجباتِ نماز سے نہیں ہے۔

چناں چہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ. وَالوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ۔(2)

یعنی، نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اللہ عزّوجلّ نے بال ملانے یا دوسری سے بال ملوانے اور گودنے اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

1... ردّ المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب: فى حكم الوشم، 1/ 592

2۔الصحيح البخاري، كتاب اللباس، باب الوصل فى الشعر، برقم الحديث: ٥٩٣٧، ٤/ ٧٢

تنبیہ: سوئی وغیرہ چبھو کر جسم میں رنگ یا سرمہ بھرنے کو گودنا کہتے ہیں، جیسے آج کل جسم پر مخصوص ٹیٹوز بنائے جاتے ہیں۔

اسی طرح ستونوں کے درمیان صف بنانے میں قطعِ صف ہے کہ صف ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ جائے گی، مثلاً: اگر ایک صف میں دو ستون ہوں اور لوگ پوری صف میں کھڑے ہوں تو ایک صف کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے، صف ٹوٹ جائے گی، اسی طرح اگر ایک صف میں ایک ستون ہو لوگ پوری صف میں کھڑے ہوں تو ایک صف کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، صف ٹوٹ جائے گی اور صف توڑنا ناجائز ہے۔

اس بارے میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.[1]

یعنی، رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو صف کو ملائے گا، اللہ کریم اُسے ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ کریم اُسے توڑے گا۔

فائدہ 5:۔ قطعِ صف کے باوجود نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الإعادہ نہیں ہے؛ کیونکہ اُصولِ شرع یہ ہے کہ اگر کوئی چیز فی نفسہٖ واجب ہے لیکن واجباتِ نماز سے نہیں ہے اور نمازی اس واجب کو ترک کرنے میں ملوّث ہے یعنی اس کے ساتھ یہ ترکِ واجب و فسق چمٹا ہوا ہے، مثلاً: ”قطعِ صف، داڑھی منڈانا وغیرہ“ تو اس واجب کو ترک کرنے والے کی نماز مکروہِ تحریمی ہوگی نہ واجب الاعادہ بلکہ اس کی

1...سُنَن النسائی، کتاب الإمامة، باب من وصل بالصف، ۲/ ۹۳، الحدیث: ۸۱۹

نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔

چناں چہ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت نقل فرماتے ہیں: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلاَ تَعُدْ»۔[1]

یعنی، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو حالتِ رکوع میں ملے تو صف تک پہنچنے سے پہلے ہی (تکبیرِ تحریمہ کہہ کر) رکوع میں چلے گئے، انہوں نے بعد میں یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تجھے اور زیادہ نماز کا شوق عطا فرمائے اور دوبارہ ایسا نہ کرنا"۔

درج بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۷۳ھ لکھتے ہیں: في هذا الحديثِ أنه ركعَ دون الصفِّ فلم يأمره رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بإعادةِ الصّلاةِ۔[2]

یعنی، اس حدیث میں یہ ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اگلی) صف کو چھوڑ کر رکوع کیا اور سرکار ﷺ نے انہیں نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا۔

اور "جدّ الممتار" میں امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمہ قطعِ صف کے باوجود نماز ہو جانے کے حوالے سے رقم طراز ہیں: لو فعلوا أساؤوا و لک أن تقول من

1۔ صحيح البخاري، كتاب الآذان، باب إذا ركع دون الصفّ، رقم: ۷۸۳، ۱/ ۱۸۷

2۔ عمدة القاري، شرح صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب إذا ركع دون الصفّ، ۴/ ۵۰۸

ارتکب کراھۃ تحریم فقد أساء وتجوز الصلاۃ ویکرہ الفعل -[1]

یعنی، اگر لوگوں نے صف کو قطع کیا تو برا کیا اور تم یہ کہہ سکتے ہو: "مکروہِ تحریمی کا مرتکب برا کرنے والا ہے" اور اس کی نماز ہو جائے گی، البتہ ان کا یہ عمل مکروہ و ممنوع ہے۔

فائدہ 6:۔ داڑھی منڈے کی اپنی نماز ہو جائے گی اور واجب الاعادہ بھی نہیں ہو گی؛ کیونکہ نماز واجب الاعادہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز کے کسی واجب کو ترک کیا جائے اور داڑھی ہونا واجباتِ نماز میں سے نہیں ہے۔

چناں چہ امامِ اہلِ سنّت علیہ الرّحمہ سے سوال ہوا:

"داڑھی منڈانے والے کی نماز میں تنہا پڑھنے میں کچھ فرق آتا ہے کہ نہیں؟"

تو آپ نے جواباً فرمایا:

داڑھی منڈانے والا فاسقِ معلن ہے، (اس کی) نماز ہو جانا بایں معنٰی ہے کہ فرض ساقط ہو جائے گا ورنہ گناہگار ہو گا۔[2]

مصنف کی تحقیق

اقول وباللہ التوفیق: تقریرِ مذکور سے روزِ روشن سے بھی زیادہ ظاہر و باہر ہو جاتا ہے کہ بیان کردہ مسائلِ ستّہ میں نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ نہیں ہوتی لہٰذا اب یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اصول یہ ہے "ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی سے ادا کی گئی ہو، وہ واجبُ الاِعادہ ہے" حالاں کہ "قصداً اُلٹا قرآن پڑھنا، قرض کی

1۔ جد الممتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، باب الإمامۃ، تحت قولہ: و یقف الواحد... إلخ، 3/ 301

2۔ فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، 6/ 627

ادائی میں ٹال مٹول کرنا، بغیر کسی عذرِ شرعی کے ترکِ جماعت کا ارتکاب کرنا وغیرہ "ان میں سے ہر عمل مکروہِ تحریمی ہے لیکن نماز واجبُ الاِعادہ نہیں ہوتی" اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ اعتراض اس لیے نہیں ہوگا کہ قصداً اُلٹا قرآن پڑھنا وغیرہ اگرچہ مکروہِ تحریمی ہے لیکن اس کے سبب سے نماز مکروہِ تحریمی نہیں ہوتی، لہٰذا واجب الاعادہ بھی نہ ہوگی جیسا کہ اوپر بالدّلائل بیان ہو چکا ہے۔

اور میں کہتا ہوں: اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اعتراض مذکور کا یہ جواب دینا کہ مذکور فی السوال صورتیں اِس اُصول: "كلُّ صلاة أُدِّيَت مع كراهةِ التحريم تَجِبُ إعادتُها" سے مستثنٰی ہیں، محض باطل ہے کہ صُوَرِ مذکورہ اس اُصول کے تحت داخل ہی نہیں تو خارج کیونکر ہوں گی، لہٰذا مذکورہ اُصول مُسلّم اور جامع ومانع ہے۔

پھر آپ نے کہا کہ ہم بعض وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو صرف نماز میں واجب نہیں ہیں بلکہ حالتِ نماز سے باہر بھی واجب ہیں لیکن ان پر عمل نہ کرنے کے سبب نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ ہو جاتی ہے، مثلاً: "چوری کا کپڑا پہننے سے بچنا واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا باہر۔

حکمِ مذکور شرعاً بالکل دُرست ہے لیکن سوال کے پہلے جز کے جواب کی تفصیل سے آپ کا اضطراب ختم ہو جانا چاہیے کہ پہلے جز میں موجود اشیا کے پائے جانے کے سبب سے نماز مکروہِ تحریمی نہیں ہوتی، لہٰذا واجبُ الاِعادہ بھی نہیں ہو گی اور جواب کے دوسرے جز میں موجود اَشیا، مثلاً: "چوری کا کپڑا پہننے" کی وجہ سے نماز مکروہِ تحریمی ہو جاتی ہے، لہٰذا نماز واجب الاعادہ بھی ہو گی، لہٰذا اُصول اپنی جگہ مسلم ہے کہ ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، وہ واجبُ الاِعادہ ہوتی ہے۔

نظر تحقیق میں یہاں ایک اور تشریح طلب اَمر یہ ہے کہ داڑھی منڈانے سے بچنا نماز کے اندر و باہر دونوں جگہ واجب ہے، صرف واجباتِ نماز سے نہیں ہے، اسی طرح چوری کا کپڑا پہننے سے بچنا بھی نماز کے اندر و باہر دونوں جگہ واجب ہے، صرف واجباتِ نماز سے نہیں ہے لیکن حکم مختلف کیوں؟ صورتِ اولیٰ میں نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ نہیں ہے جبکہ صُورتِ ثانیہ میں نماز مکروہِ تحریمی و وجب الاعادہ ہے، تو وجہِ فرق کیا ہے؟ وہاں نماز مکروہِ تحریمی نہیں اور یہاں ہے، یہ فرق ذیل سُطور میں مَسطور ہے۔

أقولُ و باللهِ التّوفیق: تحقیق مقام یہ ہے کہ جو اشیا صرف نماز کے اندر واجب نہیں ہیں بلکہ اندرون و بیرونِ نماز دونوں جگہ واجب ہیں، ان کی دو صورتیں ہیں۔

(1) وہ چیز ازروئے نص ّشرائطِ نماز میں کسی قسم کا خلل پیدا نہ کرے۔

(2) وہ چیز ازروئے نص ّشرائطِ نماز میں اس قدر خلل پیدا کردے کہ نماز میں کراہتِ تحریمی کا سبب بن جائے۔

پہلی صورت سے تعلّق رکھنے والی چیزیں، مثلاً: "نماز میں قصداً اُلٹا قرآن پڑھنا، بغیر کسی عذر کے ترکِ جماعت کا ارتکاب وغیرہ" کی وجہ سے نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ نہیں ہوگی۔ کما بیناہ مُفصّلاً۔

اور دوسری صُورت سے تعلّق رکھنے والی چیزیں، مثلاً: چوری کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا، مرد کا ریشمی لباس پہن کر نماز ادا کرنا، حالتِ کفِّ ثوب میں ادائے نماز، نماز میں بنیّتِ تکبّر ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانا، حالتِ نماز میں عین سامنے تصویر کا ہونا" وغیرہ کی وجہ سے نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ ہوگی کما نُبیّنہ الآن تفصیلاً إن شاء الله.

اِس دوسری صُورت کی چند مثالیں بالدّلائل ضبطِ تحریر میں لائی جاتی ہیں:۔

پہلی مثال

ریشمی لباس پہن کر نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور اس حالت میں پڑھی گئی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

چناں چہ مرد پر ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے، اس حوالے سے صحیحین میں حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَلْبَسُوا الحريرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ۔[1]

یعنی، ریشم اور دیباج نہ پہنو اور نہ تم سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ سونے اور چاندی کے پیالوں یا پلیٹوں میں کھاؤ؛ کیونکہ یہ برتن ان کے لیے دنیا میں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

چناں چہ علامہ حسن بن عمار شُرنبلالی حنفی، متوفی:1069ھ لکھتے ہیں:

والثّوبُ الحريرُ تصحّ فيها الصّلاةُ مع الكراهةِ۔ مُلخّصاً۔[2]

ریشمی کپڑے میں نماز ادا کرنا مکروہِ (تحریمی) ہے۔

اس کے تحت علامہ سید احمد طحطاوی حنفی، متوفی:1231ھ لکھتے ہیں:

قوله:مع الكراهةِ أي:التحريميةِ --- وفي السّراج والقهستاني تُكره الصّلاةُ في الثّوبِ الحريرِ والثّوبِ المغصوبِ وإن صحّت۔[1]

1... صحيح البخاري، كتاب الأطعمة،باب الأكل في إناء مفضض، ٧/٧٧

2... مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأركانها،

یعنی، کراہت سے مراد مکروہِ تحریمی ہے اور "سِراج" و"قہستانی" میں ہے: ریشمی کپڑے اور غصب کی ہوئی زمین میں نماز مکروہ ہے اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا۔

عمدۃ الفقہا شیخ الاسلام محمد بن حسین اُنقروی حنفی، متوفی: 1098ھ لکھتے ہیں:

تُکره الصَّلٰوۃُ فی الثّوبِ الحر یرِ لأنّه مُحرّم علیه لُبْسُه فی غیر الصّلٰوۃ ففیها أولی فان صلّی فیها صحّت صلاتُه، لأنّ النّهی لایُختصّ بالصّلٰوۃ. مُلخّصاً۔[2]

یعنی، ریشمی کپڑے میں نماز مکروہِ (تحریمی) ہے؛ کیونکہ جب نماز کے علاوہ اسے پہننا حرام ہے تو نماز میں بدرجہ اَولیٰ حرام ہو گا اور اگر ان میں نماز ادا کی تو صحیح ہو گی: کیونکہ نہی نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں۔

میں کہتا ہوں: نماز صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا فرض ادا ہو گیا ہے، البتہ مکروہِ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: **کلُبْسِ الحریر فإنّه حرام مطلقاً وفي الصّلاة أشنعُ.**[3]

یعنی، ریشمی کپڑا پہننا ہر حال میں (مرد پر) حرام ہے اور حالتِ نماز میں اسے پہننا اور زیادہ شنیع وبُرا ہے۔

اور "فتاوی رضویہ" میں ہے: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلِ سنت اس مسئلہ

1۔۔حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الإیضاح،أیضاً

2۔۔الفتاوی الأنقرویه، کتاب الطهارة، ۱/ ۷

3۔ ردّالمحتار علی الدرالمختار،کتاب الحجّ،باب الإحرام،مطلب: فیمایحرم بالإحرام ومالایحرم،تحتقوله: فإنّه،۳/ ۵٦۷

میں کہ ایسے کپڑے جو مرد کو ناجائز ہوں ان کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے، مثلاً: زری کی مغرق ٹوپی یا سدری ریشمی پاجامہ، انگرکھا یا پیراہن انگشت میں سونے کی انگوٹی بدن پر سونے کا چین وغیرہ؟الجواب: ناجائز لباس کے ساتھ نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے کہ اس کا اِعادہ واجب، واللہ تعالٰی اعلم۔[1]

اسی طرح امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمہ سے ایک سوال ہوا: اِزار بند ریشم کا مرد کو جائز یا حرام اور اس کے پاجامہ میں ہونے سے نماز کا کیا حال؟ تو آپ علیہ الرّحمہ نے جواب میں فرمایا: مذہبِ صحیح پر ناجائز ہے اور ناجائز کپڑا پہن کر نماز مکروہ تحریمی کہ اسے اُتار کر پھر اِعادہ کی جائے، کما ھو معلومٌ من الفقۃ فی غیرِ ما مَوضع نعم! الجواز بمعنی الصحۃِ حاصلٌ وھو معنی ما فی الھندیۃِ عن التاتارخانیۃ عن جامعِ الفتاوی عن محمدِ بن سلمۃَ: من صَلّٰی مع تکّۃ إبریسم جاز، وھو مُسیءٌ (جیسا کہ کُتُبِ فقہ کے متعدّد مقامات سے معلوم ومفہوم ہوتا ہے، البتہ کُتُبِ فقہ میں جہاں اس مقام پر جواز (جاز) لکھا ہے، وہ صحت (صحیح) کے معنیٰ میں ہے، لہٰذا جو (جواز) ہندیہ میں تاتارخانیہ سے بحوالہ جامع الفتاویٰ، محمد بن سلمہ سے منقول ہے، وہ اسی صحت کے معنیٰ میں ہے: "ریشمی ازار بند باندھ کر نماز ادا کرنے والا مُرتکِبِ اِساءت ہے۔[ت: از مہتاب احمد قمر نعیمی][2]

اُسی میں ہے: فی الواقع ریشمی کپڑا پہن کر نماز مرد کے لئے مکروہ تحریمی ہے کہ اسے اتار کر پھر پڑھنا واجب . . . بعینہٖ یہی حکم ان سب چیزوں کا ہے جن کا پہننا ناجائز ہے جیسے ریشمی کمربند یا مغرق ٹوپی یا وہ کپڑا جس پر ریشم یا چاندی یا

1... فتاویٰ رضویہ، نماز وطہارت کا بیان، ۲۳ / ۱۰۱

2... فتاویٰ رضویہ، ظروف وزیورات کا بیان، ۲۲ / ۱۵۳

سونے کے کام کا کوئی بیل بُوٹا چار انگل سے زیادہ عرض کا ہو یا ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے سونے چاندی پیتل لوہے کے چھلّے یا کان میں بالی یا بُندا یا سونے خواہ تانبے پیتل لوہے کی انگوٹھی اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام وناجائز ہیں اور اُن سے نماز مکروہ تحریمی۔ ملخصاً۔[1]

اور حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی حنفی، متوفی ۱۳۹۱ھ تحریر فرماتے ہیں:

مرد اگر ریشمی لباس یا چاندی سونے کا زیور پہن کر نماز پڑھے تو اس کی نماز سخت مکروہ واجبُ الاِعادہ ہوگی۔[2]

فائدہ 7:۔ ریشمی لباس پہن کر اور ریشمی زار بند باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور اس حالت میں پڑھی گئی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

دوسری مثال

شلوار، پائجامہ یا پینٹ کے پائنچے موڑ کر نماز ادا کرنا یا شلوار ازار بندی کی جگہ سے موڑ کر نماز پڑھنا، مکروہِ تحریمی ہے اور اس حالت میں ادا کی گئی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

چنانچہ نماز میں کپڑا اسمیٹنا منع ہے، اس بارے میں حدیثِ صحیح میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

أُمِرتُ أن أسجدَ على سبعةِ أعظمٍ ولا أكفَّ شعراً ولا ثوباً.[3]

1... فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب مکروہات الصلوۃ، ۷/۳۰۷۔

2... مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کنگھی کرنے کا بیان، 6/284

3... صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة، صفحة:۱۳۲، حديث:۸۱۶

یعنی، مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے اور بال یا کپڑا نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

اور مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رضوی حنفی متوفی ۱۴۱۳ھ لکھتے ہیں: اس حدیث کی بناء پر ہمارے تمام فقہا نے کفِ ثوب یعنی کپڑے سمیٹنے کو مکروہِ تحریمی لکھا ہے۔[1]

اور "منیۃ المصلی"[2] میں امام سدید الدین محمد بن محمد کاشغری حنفی متوفی: 705ھ لکھتے ہیں: یُکرہ أن یکفّ ثوبُہ۔[3]

اس کے تحت علامہ شیخ ابراہیم حلبی قسطنطینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی 956ھ لکھتے ہیں:

1... وقار الفتاوی، لباس کا بیان، ۲/۲۴۲

2... منیہ اور اس کی شروحات و حواشی: امام سدید الدین محمد بن محمد کاشغری حنفی رحمہ اللہ تعالی، متوفی: 705ھ نے منیۃ المصلی نامی ایک عمدہ ترین متن تحریر فرمایا، جو فقہِ حنفی میں معتبر و متداول ہے، پھر اس پر سب سے پہلے جلیل القدر فقیہ محقق علامہ شمس الدین ابن امیر حاج حنفی رحمہ اللہ، متوفی: 879ھ نے "حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی" کے نام سے شرح لکھی (کتبِ فقہ میں ان کی کتاب کو حلبہ شرح منیہ لکھا ہوتا ہے۔ صحیح حلبہ بفتح الباء ہے نہ کہ حلیہ بفتح الیاء، اور ابن امیر حاج شہر حلب میں پیدا ہوئے تھے)، اس کے بعد علامہ شیخ ابراہیم حلبی قسطنطینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی 956ھ نے شرح بنام: "غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی" لکھی، جو "حلبی کبیر/کبیری" سے معروف ہے۔ (بعض نسخ میں منیۃ المستملی لکھا ہوا ہے جبکہ صحیح غنیۃ المتملی م۔ت۔م۔ل۔ل۔ی ہے کما ذکر فی کتب التراجم)، پھر علامہ قاضی محمد بن محمد قاضی زادہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی: 1143ھ نے اولا منیۃ المصلی کی طویل شرح بنام: "جواہر المتملی علی منیۃ المصلی" لکھی، پھر اس کی تلخیص کی اور ملخص شرح کا نام: "حلیۃ المجلی علی منیۃ المصلی" رکھا، لہذا اگر کسی کتاب الفقہ میں علامہ ابن امیر حاج علیہ الرحمہ کی شرح منیہ کو حلیہ بفتح الیاء لکھا ہو تو صحیح نہیں ہوگا بلکہ وہاں "حلبہ بفتح الباء" صحیح ہوگا اور اگر مطلقا حلیہ لکھا ہو تو تحقیق کرنی ہوگی کہ وہ یہی قاضی زادہ کی حلیہ ہے یا علامہ ابن امیر حاج کی حلیہ کو کاتب نے غلطی سے حلیہ لکھا ہوا ہے۔)، پھر فقیہ و محدث وصی احمد سورتی حنفی علیہ الرحمہ، متوفی: 1334ھ نے "التعلیق المجلی لما فی منیۃ المصلی" کے نام سے اس پر بہترین حاشیہ لگایا۔) ملخصا: مہتاب احمد قمر نعیمی 28 دسمبر، 2023م۔

3... منیۃ المصلی، فصل فیما یکرہ فعلہ للمصلی فی الصلوۃ، ص:241

يُكره أن يكفّ ثوبُه وهو فى الصّلاة بعملٍ قليلٍ بان يَرفعه مِن بين يديه أو من خَلفِه عندالسّجود اويدخل فيهاوهو مكفوف كما إذا دخل وهومُشمّر الكمّ أوالذيلِ۔[1]

یعنی، عملِ قلیل کے ساتھ نماز میں کپڑاچڑھانا مکروہ ہے بایں طور کہ پیچھے یاآگے سے سجدہ کے وقت اٹھائے یانماز میں کپڑا اٹھائے ہوئے داخل ہوناجیساکہ نماز میں داخل ہوتے وقت اس نے آستین یادامن چڑھایاہوا تھا۔

اور فقیہ محدّث وصی احمد سورتی حنفی متوفی:1334ھ لکھتے ہیں:

أنه يُستفاد من نهيِه صلى الله عليه وسلم فيما أخرجه صاحب المذهب أبو حنيفة عن عكرمةَ عن ابنِ عباسٍ رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أمرت أن أسجد ...إلخ.[2]

یعنی، مسئلۂ مذکورہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منع فرمانے سے حاصل ہوا ہے۔

اس روایت میں جو صاحبِ مذہب امام اعظم ابو حنیفہ نے بواسطہ عکرمہ وابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان فرمائی چناں چہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات اعضاپر سجدہ کرنے اور بال یا کپڑا نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

اور علّامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ تمر تاشی حنفی متوفی ۱۰۰۴ھ اور علّامہ علاءالدین حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں:

كُره كفّه أى رفعُه.[3]

1... غنية المتملّى شرح منية المصلّى ،يكره فصله فى الصلوٰة ومالايكره ،تحت قوله:يكره أن يكف،ص: ۳۰۳

2... التعليق المجلّى لما فى منية المصلى،فصل فيمايكره فعله...إلخ،تحت قوله:وأن يرفع كميه،ص: 361

3... تنويرالأبصارمع شرحه الدّر المختار،كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، صفحة:۸۷

یعنی،کَفِ ثوب یعنی کپڑے کو اوپر اٹھانا مکروہ ہے۔

عبارتِ مذکورہ کے تحت علامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

حرّر الخيرُ الرّملي ما يفيد أنّ الكراهة فيه تحريميةٌ.[1]

یعنی، شیخ خیر الدین رملی کی عبارت اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ کپڑا سمیٹنے میں کراہت تحریمی ہے۔

نیز کہنیوں سے اوپر تک بلکہ اکثر کلائی (نصف کلائی سے اُوپر) تک آستینیں چڑھی ہوں اور نمازی اس حالت میں نماز میں داخل ہو تو اس کی نماز مکروہِ تحریمی اور واجبُ الاِعادہ ہو گی۔

چناں چہ علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

(و) يكره ايضا (ان يرفع كمه) اى يشمره (الى المرفقين) وهذا قيد اتفاقى فانه لو شمر الى مادون المرفق يكره ايضا لانه كف للثوب وهو منهى عنه فى الصلاة لما مر وهذا إذاشمّره خارج الصلٰوة وشرع فى الصلٰوة وهوكذٰلک۔ أمّا لوشمّره فى الصّلاة تفسد لأنّه عمل كثير۔[2]

یعنی، کہنیوں تک آستین چڑھانا بھی مکروہ ہے۔ یہ قید اتفاقی ہے: کیونکہ کہنیوں کے نیچے تک بھی چڑھائی ہوں تب بھی کراہت ہے کیونکہ یہ کپڑے کا اٹھانا ہے حالانکہ وہ نماز میں ممنوع ہے جیسا کہ اس پر احادیث گزری ہیں اور یہ اس وقت ہے جب اس نے نماز سے باہر آستین کو چڑھایا تھا اور اسی حال میں نماز

1… ردّ المحتار،کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصّلاة و ما يكره فيها، تحت قوله: رفعه، ۲/ ۴۹۰

2… غنیۃ المتملی، ص: 310۔

شروع کردی اور اگر دورانِ نماز آستین چڑھاتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔

اور جلیل القدر مُحقّق علامہ شمس الدین ابن امیر حاج حنفی متوفی: 879ھ لکھتے ہیں:

يَنبغِي أن يكره تشميرُهما إلى مافوقَ نصفِ السّاعِد لصدقِ كفّ الثّوب على هذا.[1]

یعنی، آستینوں کا نصف کلائی کے اُوپر تک اُٹھانا بھی مکروہ ہونا لازم و ضروری ہے؛ کیونکہ اس پر بھی کپڑا اٹھانا صادق آرہا ہے۔

لفظِ ینبغی کا استعمال

أقولُ و بالله التّوفیق: عبارتِ مذکورہ میں ینبغی، یجب کے معنی میں ہے۔ اوپر اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے اور نظر تحقیق میں لفظِ ینبغی حسبِ مقام وجوب اور استحباب دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اور افقہِ اُمّت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان حنفی، متوفی ۱۳۴۰ھ، رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا:

”کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ ایک آدمی ہے اس کے پاس کپڑا بہت ہے لیکن آستینیں چڑھا کر کُہنی سے اوپر نماز پڑھتا ہے، کچھ کراہت نماز میں آتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مع حدیث شریف تحریر فرمائیے۔“

تو آپ نے جزماً حکم بیان فرمایا:

1… حلبة المجلی شرح منیة المصلی، مطلب فی صفة الصلاة، فصل فیمایکره فعله فی الصلاة ومالایکره، ۲/ ۲۸۷

"مکروہ ہے نماز پھیرنے کا حکم ہے، درمختار میں ہے: کُرِہ سدلُ ثوبه وکُرِہ کفُّه ای رفعُه ولولتراب کمُشمِّرکم أوذیلٍ. کپڑے کالٹکانا اسی طرح کپڑے کااٹھانا بھی مکروہ ہے اگرچہ کیچڑ کی وجہ سے ہو جیسے کوئی آدمی آستین اور دامن اٹھالے۔ تمام متون مذہب میں ہے: کرہ کَفّ ثوبِه (کپڑوں کو اٹھانا مکروہ ہے۔ت) فتح القدیر[1] وبحر الرائق[2] میں ہے: یدخل أیضاً فی کَفّ الثّوب تشمیرُ کمیه. کپڑا اٹھانے میں آستینوں کاچڑھانا بھی داخل ہے۔ تولازم ہے کہ آستینیں اتار کر نماز میں داخل ہو اگرچہ رکعت جاتی رہے اور اگر آستین چڑھی نماز پڑھے تو اعادہ کی جائے کما ھو حکم صلاۃ أدیت مع الکراھة کما فی الدّر وغیرہ (جیسا کہ ہراس نماز کاحکم ہے جو کراہت کے ساتھ ادا کی گئی ہو جیسا کہ درو غیرہ میں ہے۔ ملخصاً۔"[3]

فائدہ 8:۔ شلوار، پاجامہ یا پینٹ کے پائنچے موڑ کر نماز ادا کرنا یا شلوار ازار بندی کی جگہ سے موڑ کر نماز پڑھنا یا کہنیوں سے اوپر تک بلکہ نصف کلائی سے اوپر آستین چڑھا کر نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی وواجبُ الاِعادہ ہے۔

تیسری مثال

اگر شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے ازراہِ تکبر ہوں تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی جس کالوٹاناواجب ہے۔

1... فتح القدیرشرح الهدایة،کتاب الصلاة،باب مایفسدالصلاة...إلخ،فصل یکره للمصلی أن یعبث... إلخ،۱/ ۴۱۲

2... البحر الرائق شرح کنزالدقائق،کتاب الصلاة،باب مایفسدالصلاة... إلخ،۲ / ۲۶

3... فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ،۷/ ۳۰۹۔ ۳۱۳

چناں چہ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ اور امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ اپنی اپنی اسناد سے روایت کرتے ہیں:

عنْ سالِمِ بنِ عَبْدِ الله عنْ أَبِيهِ رَضِي الله عَنهُ عنِ النبيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :منْ جرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظرِ الله إِلَيْهِ يَوْمَ القِيامَةِ، قَالَ أبُو بَكْرٍ رَضِي الله عَنهُ :يَا رسولَ الله! إنَّ أحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أنْ أتعاهَدَ ذالِكَ مِنْهُ فَقَالَ النبيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ[1].

یعنی، رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑوں کو گھسیٹ کر چلنے والے کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا، جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بے دھانی میں کبھی میرے ازار کی ایک جانب نیچے ڈھلک جاتی ہے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم تکبر کی وجہ سے ایسا کرنے والے لوگوں میں سے نہیں۔

شارح بخاری علامہ ابو محمد محمود بن احمد بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ حدیثِ مذکورہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

وَفِيه أَنَه لَا حرجَ علىٰ مَنْ يَجُرُّ إِزَارَه بِغَيْرِ قصدٍ۔[2]

یعنی، اس صورت میں اس شخص کے لئے حرج نہیں جس کا اِزار بغیر ارادۂ تکبّر ڈھلکے۔

1.. الصحيح البخاري، كتاب اللباس، باب مَن جَرَّ إزارَه مِن غَير خُيَلاء، برقم ٥٧٨٤، ٤/ ٣٩، و سُنَن النسائي، كتاب الزينة، باب إسبال الإزار، برقم: ٥٣٤٥، ٨/ ٢٢٠

2.. عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب من جرّ إزاره من غير خيلاء، برقم: ٥٧٨٤، ١٥/ ٥، تحت قوله: لست ممن يصنعه

اور امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں: عن ابنِ مسعُودٍ رضي الله عنه قال :سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يَقول :مَن أسْبَلَ إزارَه في صلاتِه خُيَلاءَ فليْس من الله في حلٍّ ولا حَرَامٍ۔[1]

یعنی، جس نے تکبّر کی نیت سے نماز میں اپنے ازار کو لٹکایا تو اللہ تعالی اس شخص سے حل وحرم میں (ہر جگہ) بے نیاز ہے۔

اور علامہ عینی علیہ الرّحمہ حدیثِ مذکورہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

مَنْ أَسْبَلَ إزارَه في صَلاتِه خُيلاءَ فليْسَ هو عندَ الله في شيءٍ، ولا يَعْبأُ اللهُ به ولا بصلاتِه، ثُمَّ إسْبالُ الثوْبِ خارِجَ الصّلاةِ إن كان لأجْلِ الاختيالِ يُكرهُ أيضاً، وإن لَمْ يكنْ للاختيال لا يُكره، وكَرِهَهُ البعضُ مُطلقًا في الصّلاةِ وغَيْرِها للاختيالِ وغيرِها.[2]

یعنی، جس شخص نے اپنے ازار کو تکبّر کی نیت سے نماز میں لٹکایا تو وہ عند اللہ نا قابلِ التفات ہے یعنی اللہ تعالی کو اس شخص کی کوئی پرواہ ہے نہ اس کی نماز کی اور نماز کے علاوہ شلوار و تہبند کا لٹکانا اگر غُرور و تکبّر کی وجہ سے ہے تو یہ مکروہ ہے اور اگر تکبّر کی وجہ سے نہیں تو مکروہ نہیں مگر بعض فقہائے کرام نے اسے مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے خواہ نماز میں ہو یا نماز کے باہر اور چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا نہ ہو۔

1... سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الإسبال فی الصلوۃ، برقم: ۶۳۷، ۱/ ۲۹۷، سُنن أبی داؤد، کتاب الباس، باب ما جاء فی لبس الشهرة، ۴/ ۲۰۴، برقم: ۴۰۳۱

2... شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوۃ، باب الإسبال فی الصلوۃ، برقم: ۶۱۹، ۳/ ۱۷۰

اور علامہ ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی: ۱۰۱۴ھ، علامہ محمد بن عبد الطیف ابن ملک رومی حنفی متوفی ۸۵۴ھ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْمَلِكِ: يُفْهَمُ مِنْهُ أَنَّ جَرَّهُ لِغَيْرِ ذَلِكَ لَا يَكُونُ حَرَامًا لٰكِنَّهُ مَكْرُوهٌ كَرَاهَةَ تَنْزِيهٍ۔[1]

یعنی، ابن ملک نے کہا کہ صحیح بخاری کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ازار کا گھسیٹنا تکبر کی وجہ سے نہیں، تو حرام نہیں مگر مکروہ تنزیہی ہے۔

اور علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۰۹۲ھ اور علمائے ہند کی ایک جماعت نے لکھا ہے:

إِسْبَالُ الرَّجُلِ إِزَارَهُ أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْخُيَلَاءِ فَفِيهِ كَرَاهَةُ تَنْزِيهٍ۔[2]

یعنی، مرد کے پائنچوں کا ٹخنوں سے نیچے ہونا اگر از راہ تکبّر نہ ہو تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

اور امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں: ”اس سے یہی صورت مراد ہے کہ بتکبر اِسبال کرتا ہو ورنہ ہر گز یہ وعید شدید اس پر وارد نہیں مگر علما دَر صورت عدمِ تکبر حکمِ کراہتِ تنزیہی دیتے ہیں۔۔۔ بالجملہ اِسبال اگر براہ عُجب و تکبّر ہے حرام ورنہ مکروہ اور خلافِ اَولیٰ، نہ حرام و مستحقِ وعید۔“[3]

1... مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، الفصل الاول، برقم: ۴۳۱۱، ۸/ ۱۹۷، تحت قولہ: مَن جَرَّ إزارَه بَطَرًا

2... الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب التاسع فی اللبس ما یکرہ من ذلک وما لا یکرہ، ۵/ ۳۳۳

3... فتاویٰ رضویہ، لباس و وضع و قطع، ۲۲/۱۶۷

جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ پائنچوں کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا تکبر کی وجہ سے ہو تو یہ مکروہ تحریمی ہے تو اس صورت میں پڑھی جانے والی نماز بھی مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اور بوجہ تکبّر نہیں تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ تکبر و غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا جبکہ نماز تو مقام ہی عاجزی وانکساری کا ہے جیسا کہ علامہ ابراہیم حلبی حنفی متوفی ۹۵۶ھ لکھتے ہیں:

وَ يُكْرَهُ للمُصَلِّي كُلُّ ما هُوَ مِنْ أَخْلاقِ الْجَبَابِرَةِ عُمُومًا لِأَنَّ الصَّلٰوةَ مَقام التَّوَاضُعِ والتَّذَلُّلِ وَالْخُشُوْعِ وهُوَ يُنَافِي التَّكَبُّرَ وَالتَجَبُّرَ.[1]

یعنی، اور مکروہ ہے نماز پڑھنے والے کے لئے ہر وہ کام جسے عام طور پر متکبرین کرتے ہیں کیونکہ نماز تو مقام ہی عاجزی، انکساری اور خُشوع کا ہے حالاں کہ یہ مقام تکبّر و غُرور کی نفی کرنے والا ہے۔

اور شیخ المشائخ پیر محمد چشتی حنفی، متوفیٰ:1437ھ کا مسئلہ ہٰذا پر تفصیلی و تحقیقی رسالہ ہے، اس میں لکھتے ہیں:

”شلوار ہو یا تہبند یا کوئی بھی لباس حالتِ نماز یا بیرون نماز بغیر کسی مجبوری کے ازروئے تکبّر ٹخنوں سے نیچے رکھنا تمام فقہاو مذاہب کے نزدیک حرام ہے۔ صرف حالتِ نماز کی تخصیص نہیں ہے، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نماز خشوع و عاجزی کی حالت ہوتی ہے جس میں کسی بھی حوالہ سے تکبر کرنا بجائے خود حرام و معصیت ہونے کے ساتھ نماز کی روح کے بھی منافی ہے۔ اس طرح ادا کی جانے والی نماز بالیقین واجب الاعادہ ہے کہ دوبارہ پڑھی جائے۔“[2]

1... غنية المتملي (كبيري)، مكروهات الصلٰوة، ۳۰۱

2... الرّسائل و المسائل، ۱/ ۱۸۳

اور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان حنفی، متوفی: ۱۴۳۹ھ لکھتے ہیں:

”تہبند یا پاجامہ کا ٹخنوں سے نیچا رکھنا اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو مکروہِ تحریمی ہے اور نماز واجبُ الاِعادہ ورنہ مکروہ تنزیہی ہے اور نماز کا اعادہ واجب نہیں“۔[1]

فائدہ 9:۔ شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی نماز مکروہ تحریمی و واجبُ الاِعادہ ہے۔

چوتھی مثال

چوری کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے اور اس حالت میں پڑھی گئی نماز واجبُ الاِعادہ ہے؛ کیونکہ ناجائز کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اسے اتار کر جائز لباس پہن کر دوبارہ پڑھنا واجب ہے جس طرح غصب کی ہوئی زمین میں مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ ہے۔ وجہ دونوں مسئلوں میں یکساں ہے کہ ایک میں نمازی ناجائز قبضہ کی ہوئی زمین استعمال کر رہا ہے اور دوسرے میں حرام لباس کو اٹھائے ہوئے ہے۔

علامہ حسن بن عمار شُرنبلالی حنفی، متوفی:1069ھ لکھتے ہیں:

والثّوبُ المغصوبُ وأرضُ الغیر تصح فیها الصّلاةُ مع الکراهةِ۔ملُخّصاً۔[2]

یعنی، چوری کیے ہوئے کپڑوں اور غصب کی ہوئی زمین میں نماز ادا کرنا مکروہِ (تحریمی) ہے۔

1... المواهب الرّضویة فی الفتاوی الازهریة، کتاب الصلٰوة، ۳/ ۱۹۹

2... مراقي الفلاح شرح نور الإیضاح، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأرکانها، تحت قوله: أسفل ذیله، ص۸۱

اس کے تحت علامہ سید احمد طحطاوی حنفی، متوفی: 1231ھ لکھتے ہیں:

قوله:مع الكراهة أي:التحريمية- --- وفي السّراج والقهستاني: تكره الصلاة في الثّوبِ المغصوبِ وإن صحّت-[1]

یعنی، کراہت سے مراد مکروہِ تحریمی ہے۔ سراج اور قہستانی میں ہے: چوری کیے ہوئے لباس میں نماز مکروہِ تحریمی ہے اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا۔

اور عمدۃ الفقہاء علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

إن الصّلاة في الأرضِ المغصوبةِ تقع فرضاً، وإنّما الحرامُ شغل المكان المغصوب لا مِن حيثُ كونُ الفعلِ صلاةً لأن الفرضَ لا يُمكن اتصافُه بالحرمةِ-[2]

یعنی، زمین مغصوب میں نماز کا فرض ادا ہو جاتا ہے، فعل نماز حرام نہیں ہے بلکہ صرف زمین مغصوب کا استعمال کرنا ناجائز و حرام ہے؛ کیونکہ فرضیت کو حرام کے ساتھ متصف کرنا ناممکن ہے۔

اور امامِ اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا:

”چوری کا کپڑا پہن کر نماز کا کیا حکم ہے؟“

آپ نے جواباً فرمایا:

”چوری کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے میں اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا؛ لأنّ الفساد مجاور. مگر نماز مکروہ تحریمی ہوگی للاشتمال علی المحرّم کہ جائز

1۔۔ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح،كتاب الصلاة،باب شروط الصلاة وأركانها،تحت قوله:مع الكراهة،ص ۲۱۱

2۔۔ رد المحتار، كتاب الحج،مطلب فيمن حج بمال حرام، تحت قوله كالحج بمال حرام، 2/ 456

کپڑے پہن کر اس کا اعادہ واجب کالصّلاۃ في الأرض المغصوبۃ سواء بسواء-واللّٰہ تعالٰی أعلم-"(1)

أقول وباللہ التوفیق: مسئلۂ مذکورہ کے بارے میں کتبِ فقہ میں دو طرح کی عبارت ملی ہیں۔ الأوّل: الصّلاۃ في الأرض المغصوبۃ تجوز کما فی الجوھرۃ۔ والثانی: الصلاۃ في الأرض المغصوبۃ لاتجوز کما فی البحر۔

عباراتِ مذکورہ متعارضہ میں تطبیق

جہاں ارضِ مغصوبہ میں جواز (یجوز) مذکور ہے، اس سے مراد صحت (یصح) ہے یعنی نماز صحیح ہے اور نماز کا فرض ساقط ہو جائے گا، البتہ مکروہِ تحریمی ہے اور جہاں عدم جواز (لایجوز) ہے اس سے مراد عدمِ حلت (لایحل) ہے یعنی اس حالت میں پڑھی گئی نماز ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے اگرچہ صحیح ہے کہ فرض ذمّہ سے ساقط ہو جائے گا بلکہ اِس نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔

کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا ثواب ملتا ہے

یاد رہے کہ کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا ثواب ملتا ہے اگرچہ کراہتِ تحریمی ہو اور اس کے سبب نماز واجبُ الاِعادہ ہو؛ کیونکہ جب کوئی چیز اپنے جمیع ارکان اور اپنی تمام شرائط کے ساتھ ادا کی جاتی ہے تو اس کا ثواب ضرور ملتا ہے، لہذا غصب کی ہوئی زمین میں ادا کی گئی نماز کا ثواب ملے گا۔

چناں چہ امام اَجل علامہ طاہر بن عبد الرّشید بخاری حنفی، متوفی: ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

1... فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ، 7/392-396

ولو صَلی خلفَ مبتدعٍ أو فاسقٍ فهو محُرِز ثوابِ الجماعة لكن لا يَنال مثلَ ما ينال خلفَ تقيٍ.[1]

یعنی، اگر کسی نے بدعتی یا فاسق کے پیچھے نماز پڑھی تو اسے جماعت کا ثواب ملے گا، البتہ کسی متقی شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا جتنا ثواب ملتا ہے، اُسے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔

تنبیہِ جلیل: مسئلۂ مذکورہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بدعتی و فاسق کو امام بنانا جائز ہے بلکہ اسے امام بنانا ناجائز و گناہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی بامر مجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی تو فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا، اس جماعت کا ثواب مل جائے گا، البتہ اس حالت میں پڑھی گئی نماز کو دوبارہ ادا کرنا واجب ہے کما بیناہ تفصیلا في فتاوانا۔

اور مسئلۂ مذکورہ دُرِّ مختار میں اسی طرح ہے۔ اس کی وضاحت میں عمدۃ الفقہا علامہ محمد بن محمد سیّد ابنِ عابدین شامی حنفی، متوفی: ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

أفاد أن الصّلاةَ خلفَهما أولى من الإنفراد۔[2]

یعنی، اس مسئلہ نے یہ فائدہ دیا ہے کہ ان دونوں کے پیچھے نماز پڑھنا، تنہا نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

1۔۔۔ خلاصة الفتاوی، كتاب الصلاة، باب الإمامة، الفصل الخامس عشر فی الإمامة والإقتداء، ۱/ ۱۵۰

2۔۔۔ ردّ المحتار، كتاب الصّلاة، باب الإمامة، تحت قوله: نال فضل الجماعة، ۲/ ۳۵۹

اور یہ مسئلہ "فتاوی عالمگیری" میں بھی اسی طرح ہے۔اس کے تحت عالِم اُمّت امام اہلِ سنّت امام احمد رضاخان حنفی، متوفی: ۱۳۴۰ھ مسئلہ ھذا کی تحقیق کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وتحقيقه أن المكروه ولو تحريماً لا يخل بالجواز بمعنى الصحة فيجب أن لا ينافي الثواب الذي هو ثمرة الأصل وإن منع ثواب الكمال لما قد علم في فصل النية أن الثواب هو ثمرة للعبادات المقصودة لذاتها فإنتفاؤه ثمه مستلزم لانتفاء الصحة لأن الشيء إذا خلا عن ثمرته بطل فتحقق أن من أتى بشيء مستجمعا لأركانه وشرائطه فقد أحرز ثوابه وإن كان هناك إشتمال على كراهة أو إساءة بترك ما لا يتوقف الوجود عليه۔[1]

یعنی، تحقیقِ مقام یہ ہے کہ مکروہِ تحریمی بھی نماز کے صحیح ہونے (ادائے فرض) میں خلل پیدا نہیں کرتا تو لامحالہ یہ اس ثواب کے بھی منافی نہیں ہو گا جو اصلِ عبادت کا ثمرہ ونتیجہ ہے؛کیونکہ یہ بات نیت کے بیان میں معلوم ہوچکی ہے کہ ثواب ہی عباداتِ مقصودہ لذاتہا کا ثمرہ ہے،لہذا اس وقت ثواب کا نہ ملنا اس بات کو مستلزم ہے کہ نماز صحیح بھی نہیں ہوئی کہ چیز جب اپنے ثمرے ونتیجے سے خالی ہوتی ہے تو وہ باطل ہو جاتی ہے(اور مستلزم الباطل باطل تو پتہ چلا کہ اس جگہ حصولِ ثواب کی نفی باطل ہے)،لہذا ثابت ہوا کہ جو شخص کسی چیز کو اس کے تمام ارکان اور اس کی جمیع شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اُسے اس کا ثواب ملتا ہے اگرچہ کسی (واجب وسنّت) کے چھوڑنے کے سبب وہ چیز کراہت یا اِساءت پر

1... التعليقات الرضوية على الفتاوى الهندية، صفحة: 33

مشتمل ہو جب تک اس چیز کا پایا جانا اس پر موقوف نہ ہو (ثواب ملے گا۔)۔

فائدہ 10:۔چوری کا کپڑا پہن کر یا غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنے سے فرض ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے، البتہ ایسی نماز مکروہِ تحریمی ہے اور اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

پانچویں مثال

جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے والے کی نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ ہے۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:

وکُرہ لُبس ثوبٍ فیه تماثیلُ ذِي روحٍ۔[1]

یعنی، اور جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ (تحریمی) ہے۔

اس کے تحت شامی میں ہے:

وھذہ الکراھةُ تحریمیةٌ۔[2]

اور امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹادی جائے یا اس کا سر یا

1۔۔ تنویر الأبصار مع شرحه الدر المختار،کتاب الصلاة،باب مایفسدالصلاۃومایکرہ فیھا،ص۸۸

2۔۔ ردالمحتارعلی الدرالمختار،کتاب الصلاة،باب مایفسد الصلاۃومایکرہ فیھا،تحت قوله:ولبس ثوب فیه تماثیل،۲/ ۵۰۲

چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے، دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگادی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہو گا۔"(1)

فائدہ 11:۔ مذکورہ تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے والے کی نماز مکروہ تحریمی وواجب الاعادہ ہے۔

چھٹی مثال

تصویر مذکور نمازی کے سامنے ہو تو نماز مکروہِ تحریمی وواجبُ الاعادہ ہے۔

امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمہ "جدّالممتار" میں مسئلہ ھذا کی علت مع حکم بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"إن علة كراهة التحريم فى الصلاة هو التشبه بعبادة الوثن كما فى الهداية و الفتح وغيرهما وفى الاقتناء هو وجودها فى البيت على جهة التعظيم وهو المانع للملائكة عن الدخول فيه فمقطوع الرأس او الوجه منتف فيه الوجهان اما فاقد عضو آخر لا حياة بدونه كما تعارفوا فى فوطوغرافيا من تصوير النصف الاعلى او الى الصدر فالتشبه منتف لانهم لا يعبدون مقطوعا فتنتفى كراهة التحريم من الصلاة وفيها الكلام هنا ولا يلزم منه انتفاءها عن الاقتناء ان وجد التعظيم لان مدارها فيه هذا لا التشبه فتعليق امثال صور النصف او وضعها فى القزازات وتزيين البيت بها كما هو متعارف عند الكفرة

1... فتاویٰ رضویہ، تصویر کا بیان، ۲۴/ ۵۶۷

والفسقة کل ذلك مکروہ تحریما ومانع عن دخول الملائکة وان لم تکرہ الصلاۃ ثم تحریما بل تنزیھا.“[1]

یعنی نماز میں تصویر کے مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ بتوں کی عبادت کے ساتھ مشابہت ہے جیسا کہ ”ہدایہ“ اور ”فتح القدیر“ وغیرہ میں ہے اور گھر میں تصویر رکھنے کے مکروہ تحریمی ہونے کی علت تصویر کا علی وجہ التعظیم گھر میں موجود ہونا ہے اور یہ فرشتوں کے گھر میں داخل ہونے سے مانع ہے تو سر کٹا ہوا یا چہرہ مٹی ہوئی تصویر میں دونوں علتیں نہیں پائی جا رہیں۔ وہ تصویر جس میں کوئی ایسا عضو نہ ہو، جس کے بغیر زندگی ناممکن ہو جیسے فوٹو گراف والی تصویریں یعنی بدن کے نصف اعلی دھڑ یا سینے تک تصاویر، لہذا ایسی تصویر میں مشابہتِ عبادتِ اصنام منتفی ہے؛ اس لئے کہ کفار بد اطوار مقطوع الاعضا بتوں کی پوجا نہیں کرتے، لہذا ان کے سامنے نماز مکروہ تحریمی نہیں ہوگی اور اس کے بارے میں یہاں کلام ہے اور اس سے تصویر کے علی وجہ التعظیم رکھنے کے مکروہ تحریمی ہونے کا انتفاء لازم نہیں آتا؛ کیونکہ اس کے مکروہ تحریمی ہونے کا دار و مدار تعظیم ہے نہ کہ مشابہتِ اصنام تو آدھے قد کی تصویر کو لٹکانا اور اس کو محفوظ جگہوں میں رکھنا اور گھر کو اس سے آراستہ کرنا جیسا کہ کفار و فُساق کے ہاں رواج ہے یہ سب مکروہ تحریمی ہے اور فرشتوں کے گھر میں داخل ہونے سے مانع ہے اگرچہ اس سے نماز صرف مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے۔

فائدہ 12:۔ تصویرِ مذکور نمازی کے سامنے ہو تو نماز مکروہِ تحریمی و واجبُ الاِعادہ ہے اگر دائیں یا بائیں جانب چسپاں ہو تو نماز صرف مکروہِ تنزیہی اور مُستحبُ الاِعادہ ہے۔

1...جد الممتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، باب الإمامة، تحت قوله: أو ممحوۃ، 3/ ٤٠٩

اور جو نماز مکروہِ تحریمی یا تنزیہی ہو اس کے بارے میں "فتاویٰ عالم گیری" میں جامع حکم منقول ہے:

الصّلاة جائزةٌ في جميع ذلك لاستجماعِ شرائطِها وأركانِها وتعاد على وجهٍ غيرِ مكروهٍ وهو الحكم في كلّ صلاةٍ أدّيت مع الكراهة. كذا في الهداية فإن كانت تلك الكراهة كراهةَ تحريمٍ تجب الإعادةُ أو تنزيهٍ تُستحبّ فإن الكراهة التحريمية في رتبة الواجب كذا في فتح القدير. [1]

یعنی، مکروہات کی تمام صورتوں میں تمام شرائط و ارکانِ نماز کے پائے جانے کی وجہ سے نماز تو ہو جائے گی، البتہ یہ نماز غیر مکروہ طریقے پر دوبارہ ادا کی جائے گی اور کراہت کے ساتھ ادا کی گئی ہر نماز کا یہی حکم ہے۔ "ہدایہ"[2] اور "فتح القدیر"[3] وغیرہ میں اسی طرح ہے۔ پھر اگر وہ کراہت تحریمی ہے تو نماز واجب الاعادہ ہے اور اگر کراہت تنزیہی ہے تو نماز مستحب الاعادہ ہے؛ کیونکہ کراہت تحریمی واجب کے مرتبے میں ہے۔ "فتح القدیر" میں اسی طرح ہے۔

ضابطہ تمریہ

تفصیلِ مذکور سے جہاں یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ ضابطہ: كلّ صلاة أدّيت--- إلخ، اپنے افراد کو جامع اور دخولِ غیر سے مانع ہے وہیں یہ بھی خوب ثابت ہو گیا

1.. الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة، الباب السابع، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلوة الخ، ١/ ١٠٩

2.. الهداية شرح بداية المبتدی، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة... إلخ، ١ / ٧٩

3.. فتح القدير شرح الهداية، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة... إلخ، فصل يكره للمصلي أن يعبث... إلخ، ١/ ٤١٥

کہ جو اشیا فی نفسہ واجب ہیں، صرف حالتِ نماز کے ساتھ خاص نہ ہونے کی وجہ سے واجباتِ نماز سے نہیں ہیں، اگر وہ چیزیں از روئے نص شرائطِ نماز میں کسی قسم کا خلل پیدا نہ کریں تو ان کے سبب نماز نہ مکروہِ تحریمی ہوگی، نہ واجبُ الاعادہ جیسا کہ صورتِ اولیٰ کی امثلہ سِتّہ اور اگر وہ اشیا از روئے نص شرائطِ نماز میں اس قدر خلل پیدا کردیں کہ نماز میں کراہتِ تحریمی پیدا ہو جائے تو نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ ہوگی جیسا کہ صورتِ ثانیہ کی امثلہُ سِتّہ۔ أتقن هذا فإنّه هو التحقيق الحقيق بالقبول، ولله الحمد.

اللہ عزّوجلّ کی بارگاہِ عالی میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو فرائض، واجبات، سُنَن اور مستحبات کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین!!!

اللہ عزّوجلّ کی بارگاہِ عالی میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو فرائض، واجبات، سُنَن اور مستحبات کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین!!!

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ:
مہتاب احمد قمر نعیمی
(المفتي: دار الإفتاء بجامعة النّور)

مُصدّق:
شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
(رئیس دار الحدیث ورئیس دار الإفتاء بجامعة النّور)

مزید تصدیقات

❁المفتی محمد جنید العطاری المدنی حفظہ اللّٰہ تعالیٰ

ماشاء الله تعالى، المفتى مهتاب أحمد نعيمي زيد مجدهم، وهو عضو مهم في دارلافتاء، تناول موضوعًا فريدًا للغاية وأوضح من خلال المثال أن كل صلاة يتم إجراؤها مع كراهٔ التحريم ستكون واجبة التكرار.

دار الإفتاء

جمعیۃ إشاعۃ أھل السنۃ(پاکستان)، کراتشی

❁المفتی محمد شہزاد العطاری المدنی النّعیمی حفظہ اللّٰہ تعالیٰ

دار الإفتاء

جمعیۃ إشاعۃ أھل السنۃ(پاکستان)، کراتشی

❁أبو ثوبان المفتی محمد کاشف مشتاق العطاری النّعیمی حفظہ اللّٰہ تعالیٰ

ماشاءاللہ عزوجل بہترین تحقیق ہے۔ بارک اللہ فی علمک وزادک اللہ توفیقاً وتسدیداً

الجواب صحیح

دار الإفتاء

جمعیۃ إشاعۃ أھل السنۃ(پاکستان)، کراتشی

❁ابو آصف المفتی محمد کاشف المدنی النّعیمی حفظہ اللّٰہ تعالٰی

ماشاء اللہ سبحان اللہ الجواب کما أجاب و حقّقَ اخی فی اللہ و اخی فی الدین المفتی مھتاب احمد قمرَ النّعیمی أطال اللہ عمرہ و تقبّلَ اللہ سعیہ و جزاہ اللہُ خیرا الجزاء.

الجواب صحیح والمجیب مصیب.
رئیس دار الإفتاء الهاشمیة، کراتشی

❁تاج الفقھا المفتی وسیم اختر المدنی حفظہ اللّٰہ تعالٰی

الجواب صحیح
دار الإفتاء فیضان شریعت اقبال کالونی مارٹن روڈ تین ہٹی، کراچی

❁المفتی عبد اللّٰہ الفهیمی حفظہ اللّٰہ تعالٰی

ہم نے اس رسالے کو بغور پڑھا ہے۔اپنے موضوع پر منفرد رسالہ ہے۔ میرے خیال میں یہ پہلی کاوش ہے اس موضوع پر اس سے پہلے مستقل رسالہ نہیں ہے۔

الجواب صحیح
جامعۃ أنوار القرآن، لاڑکانہ

❁المفتی محمد قاسم القادری الأشرفی النّعیمی حفظہ اللّٰہ تعالٰی

مسئولہ کو مدلل و مبرھن کر کے بالکل واضح کر دیا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اللھم زد فزد۔ آمین!!!

الجواب صحیح
شیش جراہ ببلدۃ بریلی الشریفہ
غوثیہ دار الإفتاء کاشی فور اترا کنڈ، الھند

ماخذومراجع

١. البحر الرائق شرح كنز الدّقائق للعلّامة الشيخ زين الدّين بن إبراهيم بن محمّد المعروف بابن نجيم المصرى الحنفى (ت٩٧٠ھ)، مطبوعة:دار الكتاب الإسلامى ،بيروت،الطبعة الأولى١٤١٨ھـ١٩٩٧م .

٢. التعليق المُجلّى لما فى منية المصلى للمحدّث وصى أحمد السورتى الحنفى (ت: 1334ھ)، مطبوعه:ضياء القرآن، لاهور.

٣. التعليقات الرّضوية على الفتاوى الهندية للإمام أحمد رضا خان الحنفى (١٣٤٠ھ)، مكتبه إشاعة الإسلام، لاهور، الطبعة الإولى: ١٤٤١ھ.2019م.

٤. الرّسائل و المسائل، پیر محمد چشتی حنفی (ت:١٤٣٧ھ)،گلف پبلشرز، تہکال،پشاور۔

٥. العطايا النّبوية فى الفتاوى الرّضويّة، للإمام أحمد رضا خان الحنفى (١٣٤٠ھ)،مطبوعة:رضا فاؤنڈيشن،لاهور

٦. الفتاوى الأنقرويه للشيخ الإسلام محمد بن الحسين الأنقروى الحنفى(ت: 1098ھ)، مطبوعة: دار الإشاعة العربية، كوئته، باكستان، الطبعة: ١٤١٨ھ.

٧. الفتاوى الهندية، للعلّامة نظام الدين الاحنفى المتوفى ١١٦١ھ ، دارالمعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٣ھ-١٩٧٣م

٨. القرآن الكريم

٩. المواهب الرّضوية فى الفتاوى الازهرية لتاج الشريعة المفتى محمد أختر رضا خان الحنفى(ت: ١٤٣٩ھ)، مطبوعہ:مركز الدراسات الاسلامية،بريلى شريف،يوپى۔

١٠. تنويرالأبصارمع شرحه الدّر المختار، للشيخ محمد بن عبدالله بن أحمد الغزى الحنفى التمرتاشى (ت١٠٠٤ھ) مطبوعة: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى ١٤٢٣ھـ ٢٠٠٢م.

١١. جدّ الممتارعلى الدرالمحتار، للإمام احمد رضا خان الحنفى (١٣٤٠ھ)، مطبوعة:مكتبة المدينة،كراتشى،الطبعة الثانية، ١٤٣٥ھ.٢٠١٣م.

١٢. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، للإمام أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوى الحنفى (ت١٢٣١ھ) ،دار الكتب العلمية بيروت –لبنان،الطبعة الأولى ١٤١٨ھ.١٩٩٧م.

١٣. حلية المجلى وبغية المهتدى فى شرح منية المصلى، للعلّامة شمس الدين محمد بن محمد المعروف إبن أمير حاج (ت ٨٧٩ ھ) مطبوعة: دارالكتب العلمية،بيروت ، الطبعة ١٤٣٦ھ . ٢٠١٥م.

١٤. خلاصة الفتاوى، للعلّامة طاهر بن عبد الرشيد البخارى الحنفى (ت٥٤٢ھ)، مطبوعة:المكتبة الرشيدية،كوئٹہ
١٥. ردّ المحتار على الدرّ المختار للعلّامة السيّد محمّد أمين إبن عابدين الحنفى(ت١٢٥٢ھ)،مطبوعة:دار المعرفة، بيروت،الطبعة الأولى١٤٢٠ھ-٢٠٠٠م
١٦. سُنَن أبى داؤد، للإمام سليمان بن الأشعث السجستانى المتوفى:٢٧٥ھ، دارإبن حزم،بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٨ھ-١٩٩٧م
١٧. سُنَن النسائى، للإمام الحافظ أبى عبد الرحمن أحمد بن شعيب ابن على بن سنان النسائى (ت٣٠٣ھ) مكتب المطبوعاة الإسلامية، حلب، الطبعة ١٤٠٦ھ.١٩٨٦م.
١٨. شرح سنن ابى داؤد للعينى، للإمام أبى محمد محمود بن أحمد بن موسى بدر الدين العينى (ت٨٥٥ھ) مطبوعة: مكتبة دار القرآن والحديث، ملتان، الطبعة الأولى ١٤٢١ھ – ٢٠٠٠م.
١٩. صحيح البخارى، للإمام أبى عبد الله محمّد بن إسماعيل البُخارى (ت٢٥٦ھ)، مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،١٤٢٠ھ - ١٩٩٩م .
٢٠. عمدة القارى شرح صحيح البخارى، العلّامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني (ت٨٥٥ھ) مطبوعة: دار الفكر، الطبعة الاولىٰ، ١٤١٨ھ-١٩٩٨م
٢١. غنية المتملّى فى شرح منية المصلى(كبيرى)، للشيخ إبراهيم الحلبى الحنفى (ت٩٥٦ھ) مطبوعة :مكتبة نعمانية كانسى روڈ كوئٹه.
٢٢. فتح القدير للمحقّق على الإطلاق العلامة كمال الدين ابن الهمام حنفى(ت: 861ھ)، مطبوعة:دار الفكر.
٢٣.مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، للإمام حسن بن عمار بن على الشرنبلالى المصرى الحنفى (ت١٠٦٩)، مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤١٥ھ .١٩٩٥م.
٢٤۔ مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، مطبوعہ: قادری پبلشرز، اردو بازار، لاہور
٢٥. مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، للعلّامة الشيخ على بن سُلطان محمد القارى (ت١٠١٤ھ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولىٰ ١٤٢٢ھ – ٢٠٠١م.
٢٦. منية المصلى وغنية المبتدى، للإمام محمد بن محمد بن الرشيد بن على سديد الدين الكاشغرى (ت٧٠٥ھ)مطبوعه:دارالكتب العلميه،بيروت:الطبعة الأولى: ١٩٧١ م.
٢٧. وقار الفتاوىٰ، للعلّامة المفتى محمد وقار الدين الحنفى (ت١٤١٣ھ)، مطبوعة:بزم وقار الدين،كراتشى،الطبعة الخامسة٢٠٠٦م

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصّص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتعدد علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حُسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔